بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۱۱ فتح ۱۳۴۴ھش ۱۵ شعبان ۱۳۸۵ھ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۸۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ دسمبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۱۰ دسمبر۔ افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم محمد یامین صاحب تاجر کتب آج مورخہ ۱۰ دسمبر کو صبح ۹ بجے ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ محترم منشی سربلند خان صاحب سابق کارکن نظامت جائداد بھی کل مورخہ ۹ دسمبر کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ہر دو کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

شکریہ، عرضِ حال اور معذرت

میرے تمام عزیز بھائیوں بہنوں کے نام

از حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جس وقت میرے محبوب بھائی سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جہان میں آخری سانس لیا اور وہ اپنے محبوبِ حقیقی کے حضور میں حاضر ہو گئے۔ ایک لمحہ کے لئے محسوس ہوا کہ میں گری جا رہی ہوں۔ دنیا میری نظروں میں اندھیر ہو گئی۔ مگر اسی وقت گویا ایک دستِ رحمت نے مجھے سہارا دیا۔ میرے دل کو سنبھال لیا اور ایک غیبی طاقت نے مجھے کھڑا کر دیا۔ اندرونِ قلب سے ایک آواز نکلتی معلوم ہوئی کہ

ایسے مبارک اور مفید وجود جب دنیا سے جاتے ہیں تو یہ وقت مجبور پسماندگان کے لئے محض رونے کا نہیں ہوتا۔ بلکہ خود کو سنبھالنے اور جتنی بھی طاقت اللہ تعالیٰ کسی کو بخشے دوسروں کو سنبھالنے اور دعاؤں کا وقت ہے۔

اور یہی ان کے لئے محبت کا بہترین اظہار اور ان کے احسانوں کا بدلہ ہے کہ دعا سے ان کی تمناؤں اور مقاصد کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ سے نصرت طلب کریں اور اس وقت کی یہ تڑپ اس ولی و رفیق و نصیر کو پکارنے میں صرف ہونی چاہئیے تاکہ اس کا ہاتھ ہمیں سنبھال لے۔ گمراہی کے غلط قدم اٹھانے سے بچے ہمارا ناصر ہو جائے اور اس عاشقِ ربِ کریم کو اس دنیا سے جنتِ اعلیٰ میں بشارتیں ہی ہمارا خدا پہنچاتا ہے۔

غرض میں نے اسی جذبہ کے تحت اس وقت اس جسدِ مبارک کے گرد کھڑے ہوئے لڑکوں کو بھی ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اس وقت کی خاص اہمیت کو پیشِ نظر رکھ کر دعائیں کرنے اور اپنے فرائض کو سمجھنے اور اس رخصت ہونے والے پیارے کے عہد جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے موقعہ پر آپ کے پاس کھڑے ہو کر کئے تھے انکی یاد دلا کر اس طرح سے ان سب کو بھی عہدِ واثق کرنے اور ہمیشہ خدماتِ دین کے لئے کمربستہ رہنے کی تلقین کی اور کچھ بعد میں لکھ کر باہر بھی بھیجا جو مسجد میں سنایا گیا اور الفضل میں چھپ چکا ہے۔ گو ہر وقت میرا دل ڈوبا جاتا تھا۔ مگر اپنے کو سنبھالے رکھا۔ اور ارادہ کیا کہ اس دفعہ تو اپنے سب بہن بھائیوں کے خطوط کے جواب کچھ تھوڑا ہی سہی مگر خود ہی لکھ کر دوں گی۔ مگر اب اتنی کمزوری محسوس ہو رہی ہے کہ میں اپنے کو اس قابل نہیں پا رہی۔ چند ہی خطوط کے جواب بمشکل لکھے ہیں۔ اب جلسہ بھی نزدیک ہے۔ ہر ایک مصروف ہے لڑکے کاموں میں لگے ہیں۔ کسی سے مدد لینا بھی محال ہے۔ اسلئے

میں اپنے تمام عزیز بہن بھائیوں سے معذرت خواہ ہوں اور امید ہے کہ وہ میرے اس عذر کو قبول فرما کر مجھے معاف کر دیں گے۔

مگر یقین رکھیں کہ میرا دل سب کی محبت سے بے حد متاثر ہوا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان و کرم ہے۔

مسعود احمد ظفر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہم سب ایک ایسے رشتہ میں پروئے گئے ہیں کہ گویا ایک ہی والدین کی اولاد ہیں۔ ہمارے آپ کے غم اور خوشی ایک ہو گئے۔ آپ ہمارے سچے دل سے شریک درد ہیں اور ہم آپ کے۔ آپ کے خطوط ریمی نہیں بلکہ دلوں کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی آوازیں ہیں جو مجھے اپنے دل کی آواز کی صدائے بازگشت معلوم ہوتی ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

آپ سب کو جو محبت اپنے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھی اور ہے اس کا بہترین مصرف اب خدا تعالیٰ کے حضور ہمیشہ تازیست ان کے درجات کی بلندی کی دعائیں کرنا ہے اور ان کی تمام زندگی جس طرح خدمتِ اسلام میں گزری اسی طرح ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنا تن من دھن خدا تعالیٰ کی راہ میں لگا دینا اور ہر قسم کی قربانی احمدیت کے لئے دل و جان سے آگے بڑھ کر پیش کرنے کو تیار رہنا اس کا عملی اظہار۔ بے شک یہ سب آپ کا فرض ہے رضائے الٰہی کا موجب ہے مگر ساتھ ہی یہ آپ کی نیکی تقوے میں ترقی نیک کاموں میں پیش قدمی و ثابت قدمی ان کے احسانوں کا بدلہ بھی ہوگی اور ان کے درجات بلند کرنے کا موجب ہوگی۔ کیونکہ انہوں نے آپ کو خود ہر گھڑی خدا تعالیٰ کی راہ میں مر کر ایک زندگی بخشی اور راہِ حق دکھائی۔

خلافت ثالثہ کا قیام جس احسن طریق پر ہوا جیسا فضل اور کرم خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر شر سے بچا کر نصرت فرما کر خیر کا دَر کھول دیا۔ اس کے لئے جتنا بھی ہم شکر بجا لائیں کم ہے۔ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں پر اس نے اپنی ستاری کی چادر ڈال دی اور ہماری مدد کو ہمارا مولا خود آگے بڑھا ورنہ ہم کیا چیز ہیں۔ کمزور انسان کو ذرا سی ٹھوکر بہت ہے۔ اگر اس کی رحمت اور اس کا فضل شاملِ حال نہ ہو۔ اس احسانِ عظیم کے لئے بھی ہم سب کو بہت شکر گزار ہونا اور رہنا چاہیئے اور درد دل کی دعا دل سے ہر امر میں تعاون سے اطاعتِ کامل سے خلیفۂ وقت کی مدد کرنا بھی ضرور ہے کہ ہم سب اپنا فرض اوّلین سمجھتے رہیں۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ راہِ راست پر چلنے کی توفیق بخشے۔ وہ ودود و کریم خدا اپنی محبت کی آگ ہمارے سینوں میں بھڑکا دے۔ ہم ہمیشہ کے لئے دل و جان سے اس کے ہی ہو رہیں اور وہ اپنی تمام رحمتوں کے ساتھ ہمارا ہو جائے۔ آمین۔ والسّلام

مبارکہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال ہمارے جلسہ سالانہ کا انعقاد ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار سوموار منگل ہونا قرار پایا ہے۔ احباب امسال خصوصیت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اور ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

میں سوزِ دل کو تجلائے طور سمجھا تھا

شعاعِ ماہ کو موجِ سرور سمجھا تھا
مَیں چاندنی کو محبّت کا نُور سمجھا تھا

پتہ نہ تھا کہ اسی دائرہ کا مرکز ہوں
زمیں سے چرخ کو میں کتنا دُور سمجھا تھا

نظر نظر میں بڑا فرق ہے جنابِ کلیم
میں سوزِ دل کو تجلائے طور سمجھا تھا

فریب کتنا دیا اُف مری نظر نے مجھے
میں ان کے حسنِ ادا کو غرور سمجھا تھا

مرے ہبوط کی کب سے ہے ابتدا یارب
کہ مَیں ازل کو بھی یومِ نشور سمجھا تھا

ہے دو جہان کی کیفیتوں کا سرچشمہ
سبوئے دل جسے میں جکنا چور سمجھا تھا

مجھے شعور کسی بات کا نہ تھا تنویرؔ
جنابِ شیخ کو جب ذی شعور سمجھا تھا

موجودہ جنگ سے متاثرہ مہاجرین کیلئے ریل کے ذریعہ مفت سامان بھجوانے کی رعایت

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مہاجرین کے لئے سامان بھجوانے والوں کو محکمہ ریلوے نے از راہ عنایت و مہربانی اپنے سرکلر نمبر R—6717 مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۶۵ء کے ذریعہ مغربی پاکستان ریلوے کے جملہ سٹیشنوں سے جملہ سٹیشنوں کو Free Booking کے احکامات جاری کئے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں اور مہاجرین کے لئے سامان کی فری بکنگ کرائیں۔ (ناظر امور عامہ)

جلسہ سالانہ کے ایام میں باجماعت نمازِ تہجد

حسب سابق امسال بھی انتظام کیا گیا ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں یعنی ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر کو مسجد مبارک میں باجماعت نمازِ تہجد ہوا کرے گی۔ عبادتِ الٰہی اور ذکر الٰہی میں شغف رکھنے والے احباب استفادہ فرماویں۔

نوٹ:۔ نمازِ تہجد سوا چار بجے شروع ہوا کرے گی۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

"تاریخِ احمدیت" (جلد ششم) کا رُوح پرور پیش لفظ

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ نواب مُبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

خلافتِ ثالثہ کے پہلے سالانہ جلسہ پر ادارۃ المصنفین ربوہ کی طرف سے "تاریخ احمدیت" کی چھٹی یادگار جلد پوری آب و تاب سے منظرِ عام پر آرہی ہے۔ یہ کتاب مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی نہایت معلومات افزا ضخیم اور تازہ تالیف ہے اور سلسلہ احمدیہ کے قیمتی لٹریچر میں بیش بہا اضافہ کا موجب!! کتاب کا پیش لفظ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا ہے جو ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

امروز قوم من نہ شناسد بمقام من
روزے بہ گریہ یاد کند وقتِ خوشترم

یہ تاریخِ احمدیت کی چھٹی جلد ہے۔ گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی حیات میں پانچواں حصہ شائع ہوا جو آپ کی مبارک زندگی کے حالات اور خلافت کے متعلق تھا یہ چھٹی جلد اُن کارناموں پر مشتمل ہے جو آپ نے مسلمانوں کے لئے سرانجام دئیے اور ہر موقعہ پر رہنمائی فرمائی اور جہاں اور جس جگہ، جس پہلو سے مسلمانوں کو کمزور دیکھا، مظلوم دیکھا، غلطی خوردہ دیکھا۔ آپ اپنی جانب سے، اپنے ذاتی درد کے جوش سے جو آپ تمام اہلِ اسلام کے لئے دل میں بھرا رکھتے تھے مدد کے لئے کھڑے ہو گئے۔ کسی کے پکارنے اور امداد طلبی کی ضرورت نہ تھی کیونکہ آپ میں فطرتاً مسلمانوں کی خدمت کا جذبہ اور محبت ہمدردی بدرجۂ اتم موجود تھی جو بھی جماعتِ احمدیہ کے ساتھ کسی کا سلوک رہا ہو آپ نے کبھی اس کو یاد نہیں رکھا، کبھی مسلمانوں کے مفاد سے بے پرواہ نہیں ہوئے کہ اگر مسلمانوں نے اس جماعت اور اس تازہ سرسبز ثمر خیز شاخِ اسلام کی قدر نہیں جانی تو ہم پر ان کی حالت پر افسوس کرنا اور رحم کھانا ہی واجب ہے گو نادانی اور کم فہمی سے بعض نادانوں کے غلط پراپیگنڈا سے یا کم علمی و ناواقفی سے انہوں نے حق کو نہ پہچانا اور قدر نہ کی مگر ہمارا کام تو ہر وقت ہر موقعہ پر ان کی خیرخواہی اور ہر رنگ ان کی مدد کرنا ہے ہمیں وہ عزیز ہیں ان کا سُکھ ہمارا سُکھ اور ان کا دُکھ ہمارا دُکھ ہے، ان کی عزت ہماری عزت ان کی ذلت ہماری ذلت ہے۔ غرض ہر ضرورت کے وقت اپنے خاص اہم کاموں میں بھی التوا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ تڑپ کر اسلام کے نام پر آگے بڑھے کہ

"آخر کند دعوئے حبّ پیمبرم"

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوتی رہیں اور اپنے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں بلند سے بلند درجات حاصل ہوتے چلے جائیں۔ آمین۔

مُبارکہ

لجنات اماء اللہ کے لئے ایک ضروری اعلان

(حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے ایام میں لجنہ اماء اللہ کا عارضی دفتر میرے گھر پر لگے گا۔ لجنات کی عہدہ داران نے اگر کوئی چندہ جمع کرانا ہو لجنہ کے کاموں کے سلسلہ میں لٹریچر لینا ہو یا مشورہ لینا ہو تو وہ میرے گھر پر ہی مجھ سے مل کر لے سکتی ہیں۔

پروگرام جلسۂ خواتین میں تبدیلی

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین الفضل میں شائع ہو چکا ہے اس میں تیسرے دن بروز منگل ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء اجلاس اوّل میں صبح ۱۵—۱۰ تا ۳۵—۱۰ مکرمہ صادقہ قمر صاحبہ ایم۔اے فائنل کی تقریر بعنوان "مغربی تہذیب اور ہماری خواتین" کی بجائے مکرمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔اے کی تقریر ہوگی۔

احمدیّت کی ترقی خلافت سے ہی وابستہ ہے

کیا غیر مبائعین اب بھی اپنے مسلک پر نظرِ ثانی نہیں کریں گے؟

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۱۹۱۴ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اختلاف اس لئے رونما ہوا کہ چھ سال تک فردِ واحد کو "خلیفۃ المسیح" مان چکنے کے باوجود ایک گروہ اس نظریہ کی طرف رجحان رکھتا تھا کہ جماعت کی ترقی کسی ایک شخص کو نہیں بلکہ "انجمن" کو مقتدا ماننے میں پنہاں ہے اور یہ کہ اگر کوئی فردِ واحد امیر یا خلیفہ مقرر بھی کر لیا جائے تو بھی وہ انجمن پر حاکم نہیں ہونا چاہیے چنانچہ انہوں نے ۲۲ مارچ ۱۴ء کو باہمی مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ:-

"اگر میاں محمود احمد صاحب انجمن کے فیصلوں کو قطعی قرار دیں اور پُرانے احمدیوں سے بیعت لینا لازم تصوّر نہ کریں تو ان کو صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ اور کُل جماعت کا امیر تسلیم کر لیا جائے"۔
(مجاہد کبیر صفحہ ۱۱۲)

گویا اس گروہ نے نام نہاد جمہوریت پر اپنے نظام کی بنیاد رکھی اور اس نے منہاج نبوت کی بجائے اپنے رنگ میں اپنے مخصوص خیالات کے مطابق اشاعتِ اسلام اور تالیف و تراجم کا کام شروع کیا لیکن جس نظام کو انہوں نے باہمی یگانگت اور اُلفت کا سبب سمجھا تھا اور قومی ترقی کا ذریعہ قرار دیا تھا اس نظام کی کمزوریاں آہستہ آہستہ ان پر واضح ہونے لگیں اور وہ اس کی ناکامی اور خامیوں کا برملا اعتراف کرنے لگے چنانچہ خود اس نظام کے بانی مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اپنے خطبات میں (جو پیغام صلح میں چھپ چکے ہیں) اپنے ساتھیوں کو ایک انگلی کے اشارے پر چلنے اور ایک آواز پر لبیک کہنے اور اسے ہی مقتدا بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس ضرورت کا اظہار وہ اس وجہ سے کرنے پر مجبور ہوئے کہ ان کی انجمن منافقت اور انتشار کا شکار ہو گئی تھی چنانچہ اس کا اظہار مولوی محمد علی صاحب کے سوانح نگار یوں کرتے ہیں:-

"(ہماری جماعت میں) وہ لوگ بھی ہیں جو آپ پر (مولوی محمد علی صاحب مرحوم) اعتراضات اور نکتہ چینیاں کرتے ہیں اور کئی ایک معاملات میں اور انجمن کی میٹنگوں میں ان کا رویہ آپ کے لئے بہت تکلیف دہ ہوتا تھا...... ان سب باتوں کو آپ نے بیس بائیس سال سہا۔ مگر اس عمر اور کمزوری میں ان چیزوں کا اپنا اثر کرنا لازم تھا"۔ (صفحہ ۳۳۶)

چنانچہ یہی ناخوشگوار اثر مولوی صاحب مرحوم کے لئے جان لیوا ثابت ہوا اور بقول مولوی صاحب مرحوم ان کی "بیماری نے تو نہیں مگر ان لوگوں نے میرا دل توڑ دیا"۔ (صفحہ ۲۰۸)۔

سلسلہ کے کاموں میں ایک سے زائد افراد کے متبوع ہونے کے نتائج اور غیر یقینی فضا کا ذکر اس نظام کے بانی نے یوں کیا "پھر یہ خیالات بھی پیدا ہوتے ہوں گے کہ ہر شخص اپنا ڈھنڈورا پیٹتا ہے۔ کس کی سُنیں اور کس کی نہ سُنیں"۔ (صفحہ ۳۳۶)

یہ تو اس زمانہ کی ایک جھلک ہے جس میں ان کی انجمن کی صدارت اور "قوم" کی امارت ایک ہی ہاتھ میں تھی۔ اس دور کے بعد جب صدارت اور امارت دو علیحدہ علیحدہ تنظیمیں بنیں تو پھر تو انتشار اور واضح ہو گیا!۔

فریقِ لاہور کے نظام کے برعکس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے مسلک کے مطابق یہ تھا کہ جماعت کی ہر قسم کی ترقی خلیفہ کے وجود اور خلافت کے نظام سے وابستہ ہے۔ خلافت وحدتِ فکر اور قومی اتحاد کی ضامن ہے اور صدر انجمن احمدیہ اپنے مخصوص فرائض کی سرانجام دہی اور انتظامی امور کی تکمیل و تنفیذ پر مامور ہے وہ خلیفہ کی ہرگز مخدوم نہیں کیونکہ اجتماعی ذمہ داری کی بجائے جماعت کا نظام منتخب امام کے احکام کے تابع ہے۔ یہ نظام کہاں تک کامیاب ثابت ہوا اور کس حد تک جماعت میں مقبول اور مستحکم ہے اس کا بیّن ثبوت خلافتِ ثانیہ کا عہد اور پھر اس کے بعد نہایت

کامیابی اور بہ پُر وقار طریق خلافتِ ثالثہ کا قیام ہے بغیر کسی ایک بھی استثنے کے۔ ایک جسم اور ایک جان کی طرح تمام جماعت کا برضا و رغبت خلافت سے وابستگی اختیار کر لینا ہمارے مسلک اور ہمارے نظام کی قابلیت اور مقبولیت کی بین دلیل ہے۔

حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مبارک دَور کی کامیابی اور کامرانی کسی تبصرہ کی محتاج نہیں۔ جس نوجوان کو خود مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اس کے خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے ایک قابلِ تقلید خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار وجود قرار دے کر اس کے مشاغل کو اس کے عظیم باپ کی صداقت پر دلیل ٹھہرایا تھا (ریویو بر انٹروڈکشن تشحیذ الاذہان) اس کی تنظیمی صلاحیتوں اور خداداد ذہانت کے طفیل جماعتِ احمدیہ کا دو لاکھ کا وہ بجٹ جو مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے قادیان کے قیام تک ان کا کارنامہ متصوّر ہوتا تھا (مجاہد کبیر صـ۱۱۱) پچاس لاکھ تک پہنچا دیا۔ اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ سلسلہ کا وسیع نظام قائم کر کے اسلام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچایا۔ سینکڑوں فدایانِ اسلام پیدا کئے جنہوں نے اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ نشر و اشاعت تالیف کتب۔ تراجم قرآن کا قابلِ قدر کام کیا۔ دین کو دنیا پر صحیح معنوں میں مقدم کرنے کے عہد کو کماحقہٗ پورا کیا۔ اپنی روحانی اور جسمانی اولاد میں سلسلہ کا درد اور قربانی کی تڑپ پیدا کی۔ اس کے اس خاندان کا ایک برگزیدہ فرد آج الٰہی نوشتوں کے مطابق امیر المومنین قرار پایا ہے۔ اس کی جسمانی اولاد جو ماشاء اللہ دینداری اور خدمتِ خلق اور خدمتِ دین کا شوق رکھتی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے بیان کردہ محولہ بالا کلیہ کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔

اب جبکہ ایک طرف انجمن کی حاکمیت کے مفروضہ کی خامیاں اور دوسری طرف نظامِ خلافت کی برکات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہیں۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اپنے تئیں منسوب کرنے والے غیر مبائعین کا یہ فرض نہیں کہ وہ خلافت کو تسلیم کر لینے کے سوال پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

بعد زمانہ اگرچہ جماعت لاہور کے نظریہ میں آہستہ آہستہ تبدیلیاں ہوتی گئیں اور نظریات میں بھی لچک آتی گئی لیکن وہ حقیقت اپنی جگہ قائم و دائم ہے جو خود مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے چند دن بعد ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں نظامِ جماعت کے متعلق لکھی تھی کہ :-

"میں دعوے سے کہتا ہوں
کہ بحیثیت ایک ہی جماعت ہونے
کے اور ایک شیرازہ اور
ایک ہی حکم کے ماتحت ہونے
کے گویا کہ تمام قوم نفسِ وحدت
کا حکم رکھتی ہو۔ اس کی نظیر کہیں بھی نہیں
ملے گی۔" (الحکم ۱۸ر جولائی ۰۸ء)

آپ کے امام کو آپ کی ضرورت ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

تحریک وقفِ جدید کا آغاز فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے خدمتِ دین کی تڑپ رکھنے والوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا تھا :-

"میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی؟ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی؟ کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقش بندیوں کی ضرورت ہے .... پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ عید الاضحےٰ فرمودہ ۷/۵۷ ۹)

کیا آپ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں وقف کے لئے اپنا نام پیش کریں گے؟

جملہ درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ براہِ راست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

(۱) نام معہ ولدیت (۲) تعلیم دینی و دنیوی (۳) عمر (۴) مستقل پتہ (۵) کیا پیدائشی احمدی ہیں؟ اگر نہیں تو کون سے سن میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ (۶) پہلے کس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ (۷) مستقل پیشہ۔ (۸) شادی شدہ یا غیر شادی شدہ؟ (۹) ماہوار آمد (۱۰) کتنے افراد کا بوجھ آپ کے کندھوں پر ہے؟ (۱۱) کسی جماعت میں کوئی جماعتی عہدیدار رہ چکے ہیں یا نہیں۔ اگر رہ چکے ہیں تو کب اور کس جماعت میں؟ (۱۲) کیا کیا زبان جانتے ہیں؟

تصدیق پریذیڈنٹ صاحب مقامی تصدیق سیکرٹری صاحب مال تصدیق قائد صاحب مجلس

خاکسار

مرزا طاہر احمد

ناظم ارشاد وقفِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ

بقیہ صـ۵

مرزا صاحب نے کہا ہماری تحریک اس عقیدے پر قائم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانے میں اسلام کے دوبارہ غلبہ پانے کی پیشگوئی کی تھی اور اس کی تکمیل کے لئے ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے منتخب کیا ہے۔

اسلام کے دوبارہ غلبہ پانے کی پیشگوئیوں پر اپنے مؤقف کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "اللہ نے احمدیہ جماعت کو اس مقصد کے لئے کھڑا کیا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے تلوار یا طاقت کی ضرورت نہیں کیونکہ انسان اس غلطی کو تسلیم کر چکا ہے کہ تلوار کے ذریعہ غلبہ پانے کی کوشش ہمیشہ ناکام ہوتی ہے۔ شیطان نے اس زمانے میں اسلام کے خلاف دجل کا ہتھیار استعمال کرنا شروع کیا ہے چنانچہ اس کے مقابلے کے لئے دلائل کی نہیں بلکہ "معجزات" اور "نشانیوں" کی ضرورت ہے۔ یہ دونوں چیزیں جماعت احمدیہ کو دی گئی ہیں۔ ہم دنیا کے سامنے یہی چیز پیش کرتے ہیں، کوئی سمجھے یا نہ سمجھے ہم اپنا کام جاری رکھیں گے"

اور مرزا صاحب نے ایک روسی سائنسدان کا قصہ سنایا کہ وہ پاکستان سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے آیا تھا۔ "میں نے اس کو ربوہ بلایا اور اسکے سامنے دعوت پیش کی۔ معجزات بیان کئے۔ پیشگوئیاں سنائیں اور جب میں نے اس کو بتایا کہ حضرت مسیح موعود نے بالشویک انقلاب سے کئی سال پہلے روس کے زوال کی پیشگوئی کر دی تھی تو وہ حیران رہ گیا۔ وہ جب واپس گیا تو اس پر مذہب کا اتنا اثر ہو چکا تھا کہ روسی حکومت نے اس کو معتوب ٹھہرا دیا۔"

مرزا ناصر احمد گفتگو کر رہے تھے اور ان کے خدام قریب کھڑے اپنی اچکنوں کے پلو سنبھالے یہ اہتمام کر رہے تھے کہ کوئی مکھی ان کے قریب نہ آ جائے۔ ان کے والد کی تدفین کا وقت قریب آ رہا تھا لیکن وہ بڑے سکون کے ساتھ یہ نکتہ میرے ذہن نشین کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ دہریت کا مقابلہ فلسفیانہ دلائل سے نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ فلسفے کی سطح پر ہر دلیل کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ دہریے کو صرف معجزہ قائل کر سکتا ہے۔ اس نقطہ نظر کے درست ہونے کا ثبوت انہوں نے یہ پیش کیا کہ آجکل اسی وجہ سے عیسائی ممالک میں اسلام پھیل رہا ہے

اس ملاقات کے بعد میں نے "بہشتی مقبرہ" کا رُخ کیا جہاں تھوڑی دیر بعد ہی مرزا بشیر الدین محمود کو سپردِ خاک کیا جانے والا تھا۔ یہ وسیع قبرستان فرقے کے ان ارکان کے لئے وقف ہے جو اپنی جائیداد کا کچھ حصہ احمدیت کی تبلیغ کے لئے وصیت کر جاتے ہیں۔ اور پھر اسکے اندر ایک چھوٹا سا احاطہ ہے۔ جو مرزا غلام احمد کے خاندان کے افراد کیلئے مخصوص ہے۔

اس احاطے میں مرزا بشیر الدین محمود کی والدہ کے پہلو میں ایک پختہ لحد تیار تھی۔ لیکن احاطے میں سب سے نمایاں چیز ایک سائن بورڈ تھا۔ جس پر احمدی فرقے کے لئے یہ ہدایت درج تھی کہ جب بھی موقع ملے "حضرت مسیح موعود" کے خاندان کے افراد کی میتیں یہاں سے نکال کر قادیان لے جا کر دفن کی جائیں۔ اس ہدایت کے مطابق مرزا بشیر الدین محمود کو بھی پاکستان کی خاک میں "امانتاً" دفن کیا گیا ہے۔

پتہ مطلوب ہے

قریشی محمد حسین ولد علی محمد صاحب سکنہ ... گل محمد ڈاکخانہ بھگت پور ضلع سیالکوٹ جو گذشتہ دنوں محمد آباد اسٹیٹ سندھ میں تھے موجودہ پتہ درکار ہے اگر وہ خود یہ اطلاع ... تو بلد دفتر ہذا سے رابطہ پیدا کریں یا اگر کوئی دوست ان کو جانتے ہوں تو وہ اطلاع دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ ...

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کی خبر ملکی اخبارات میں

حضور رضی اللہ عنہ کی گراں بہا دینی۔ قومی اور ملکی خدمات کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کی خبر ملک کے قریباً تمام اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کی۔ متعدد اخبارات نے حضور کی تصویر بھی شائع کی اور حضور کی دینی قومی اور ملکی خدمات کا اور بالخصوص تحریک آزادی کشمیر اور پاکستان میں حضور کی مساعی کا ذکر کیا۔ ذیل میں چند ایک اخبارات سے اقتباس درج کئے جاتے ہیں :۔

تعمیر

تعمیر راولپنڈی ۱۰ نومبر ۱۹۶۵ء کی اپنی اشاعت میں رقمطراز ہے :۔

لاہور ۸ نومبر۔ احمدیہ فرقہ کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کا آج صبح ربوہ میں انتقال ہو گیا ان کی عمر ۷۷ سال تھی وہ کافی عرصہ سے علیل تھے انہیں کل ربوہ میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ وہ ۱۹۱۴ء میں احمدیہ فرقہ کے خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔ انہوں نے دنیا کے بیشتر ممالک اور خاص طور پر افریقہ۔ یورپ اور امریکہ میں احمدیہ مشن قائم کئے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے دو بار یورپ کا دورہ کیا۔ انہوں نے بیرونی ممالک میں ۹۰ احمدیہ مشن قائم کئے اور اس طرح دنیا بھر میں احمدیہ مشنوں کی کل تعداد ۱۵۶ تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ۱۹۳۱ء میں شدھی تحریک کی سخت مخالفت کی تھی۔ انہوں نے قرآن پاک کا ایک درجن سے زائد زبانوں میں ترجمہ کیا۔ اور اس کے علاوہ بھاری تعداد میں گرانقدر ادبی سرمایہ چھوڑا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ۱۹۴۸ء میں کشمیر میں لڑنے کے لئے احمدیہ رضاکاروں کی ایک بٹالین تیار کی تھی۔ پاکستان اور دنیا کے بیشتر ممالک سے جماعت کے ارکان اپنے امام کو آخری خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے بڑی تعداد میں پہنچ رہے ہیں۔

نوائے وقت

مشہور کالم نویس م ش۔ لاہور کی ڈائری میں لکھتے ہیں :۔

۷۷ سال کی عمر میں ربوہ (مغربی پاکستان) میں سوموار کی صبح کو مرزا بشیر الدین محمود احمد "خلیفۃ المسیح الثانی" کے انتقال سے تاریخ احمدیت کا ایک دور ختم ہو گیا۔ ان کی جگہ ان کے سب سے بڑے بیٹے ۵۶ سالہ مرزا ناصر احمد کو جو آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایم اے ہیں، جماعت کا تیسرا خلیفہ منتخب کیا گیا ہے۔ انتقال سے بہت عرصہ پہلے خلیفہ دوم نے خلیفہ سوم کے انتخاب کیلئے ایک انتخابی ادارہ قائم کر دیا تھا، جس میں بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندان کے افراد کے علاوہ صدر انجمن کے عہدہ دار اور اضلاعی شاخوں کے امیر شامل تھے، ایک مقامی روزنامہ کی اطلاع کے مطابق مقابلہ دو "امیدواروں" میں تھا دوسرے امیدوار خلیفہ اول حکیم مولوی نور الدین صاحب کے نواسے بیان کئے جاتے ہیں۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ۱۹۱۴ میں خلافت کی گدی پر متمکن ہونے کے بعد جس طرح اپنی جماعت کی تنظیم کی اور جس طرح صدر انجمن احمدیہ کو ایک فعال اور جاندار ادارہ بنایا اس سے ان کی بے پناہ تنظیمی قوت کا پتہ چلتا ہے۔ اگرچہ ان کے پاس کسی یونیورسٹی کی ڈگری نہیں تھی لیکن انہوں نے پرائیویٹ طور پر مطالعہ کر کے اپنے آپ کو واقعی علامہ کہلانے کا مستحق بنا لیا تھا۔ انہوں نے ایک دفعہ ایک انٹرویو میں مجھے بتایا تھا کہ میں نے انگریزی کی عبارت "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے باقاعدہ مطالعہ سے حاصل کی۔ ان کے ارشاد کے مطابق جب تک یہ اخبار خواجہ نذیر احمد کے دور ملکیت میں بند نہیں ہو گیا۔ انہوں نے اس کا باقاعدہ مطالعہ جاری رکھا۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنی عمر میں سات شادیاں کیں۔ جن سے ۲۳ بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئے۔ وہ تعدد ازدواج کے زبردست حامی تھے۔ اور سالانہ جلسہ کے موقع پر عورتوں اور مردوں کے اجتماع میں کھلے بندوں تعدد ازدواج کی ضرورت اور اہمیت دیا کرتے تھے۔

مرزا صاحب ایک نہایت سلجھے ہوئے مقرر اور منجھے ہوئے نثر نگار تھے اور ہر ایک اس موقع کو بلا دریغ استعمال کرتے تھے جس سے جماعت کی ترقی کی راہیں کھلتی ہوں۔ جماعتی نقطہ نگاہ سے ان کا یہ ایک بڑا کارنامہ تھا کہ تقسیم برصغیر کے بعد جب قادیان ان سے چھن گیا۔ تو انہوں نے ربوہ میں دوسرا مرکز قائم کر لیا ان کا یہ یقین واثق تھا کہ فتح کے ذریعے انہیں ان کا مرکز اول یعنی قادیان مل کر رہے گا۔ یہ ایک وجہ تھی کہ نہ تو خود انہوں نے اور نہ ان کی جماعت کے لوگوں نے قادیان کے مکانوں کے کلیم داخل کئے۔

مشرق

میں نے ربوہ میں کیا دیکھا کے زیر عنوان مشرق کے وقائع نگار خصوصی نے لکھا :۔

"تالمود میں پیشگوئی آئی ہے کہ مسیح کا جب دوبارہ ظہور ہوگا تو اسکے بعد ہی اس کا بیٹا خلیفہ بنے گا۔ اور پھر اس کے بعد مسیح موعود کا پوتا خلیفہ بنے گا۔"

یہ بات احمدیہ فرقے کے ایک رکن نے میرے اس سوال کے جواب میں کہی کہ مرزا بشیر الدین محمود کے انتقال کے بعد کس شخص کے خلیفہ منتخب ہونے کا امکان ہے۔ کون کون حضرات امیدواروں میں شامل ہیں۔ انہوں نے واضح جواب دینا مناسب خیال نہیں کیا۔ کہنے لگے ہمارے ہاں امیدوار کوئی نہیں ہوتا۔ اور پھر وہ انتخاب کے پیچیدہ ضوابط بیان کرنے لگے۔ میں نے پھر اصرار کیا کہ آخر لوگوں کے ذہن میں کچھ نام تو ہوں گے، جن میں سے کوئی ایک منتخب ہو جائے گا؟ انہوں نے کہا اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ تالمود میں یہ پیشگوئی آئی ہے کہ۔۔۔"

اور اس "پیشگوئی" کی تعبیر یوں ملی کہ اس گفتگو کے دو گھنٹے بعد ہی مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس ختم ہوا تو احمدیت کے بانی مرزا غلام احمد کے پوتے مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث "منتخب ہو چکے تھے۔ اس اجلاس کی روئداد منظر عام پر نہیں لائی گئی۔ کیونکہ بعد میں جب فرقے کے عام لوگ اپنے نئے خلیفہ کی بیعت کے لئے جمع ہوئے تو صرف اتنا اعلان کیا گیا کہ خلیفہ کے انتخاب کے جو قواعد مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی زندگی میں مرتب کر دئے تھے۔ ان کے مطابق مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس ہوا۔ اس میں دو سو پانچ نمائندے حاضر ہوئے اور انہوں نے مرزا ناصر احمد کو خلیفہ وقت منتخب کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے۔

یہ مجلس ۱۹۵۷ء میں بنائی گئی تھی اور اس میں بارہ مختلف زمروں کے لوگ نامزد کئے گئے تھے اس کے تین سو بیاسی ارکان میں سے قریباً ساٹھ تو احمدی فرقے کی مختلف تنظیموں کے عہدیدار تھے، ۱۰۸ رکن ایسے افراد تھے، جو کم از کم ایک سال کسی بیرونی ملک میں تبلیغ کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ مجلس کے ارکان کی باقی تعداد تمام تر مرزا غلام احمد کے پرانے ساتھیوں پر مشتمل تھی اور ان کے بھی دو درجے تھے ایک تو وہ لوگ جو مرزا صاحب کی زندگی میں ان پر "ایمان" لے آئے تھے اور ان کی وفات کے وقت جن کی عمر کم از کم بارہ سال تھی احمدی فرقے کی اصطلاح میں ان حضرات کو "صحابہ" کہا جاتا ہے۔ مجلس انتخاب خلافت کی فہرست میں ایسے ایک سو اکانوے نام درج تھے۔ ان کے علاوہ چھبیس حضرات اس وصف کی بناء پر مجلس میں شامل کئے گئے کہ وہ مرزا غلام احمد کے ان رفقاء کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔ جن کا ذکر مرزا صاحب نے ۱۹۰۱ء سے قبل اپنی کتابوں میں کیا تھا۔

اس طرح اس مجلس کے ارکان کی کل تعداد تین سو بیاسی بنتی تھی لیکن ان میں سے ۷۷ یعنی ۲۰ فی صد سے زائد ارکان شریک اجلاس نہیں ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے ذمہ داران اس کی توجیہہ یہ کرتے ہیں کہ بیرونی ممالک میں جو ارکان مقیم تھے وہ پہنچ نہیں سکے اور باقی لوگ بیمار تھے۔ مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس ربوہ کی "مسجد مبارک" میں ۸ نومبر کو رات کے نو بجے شروع ہوا۔ اس وقت مرزا بشیر الدین کے انتقال کو صرف انیس گھنٹے گذرے تھے اور ان کی میت مسجد کے قریب ہی قصر خلافت کے ایک کمرہ میں پڑی ہوئی تھی۔ باہر ان کی زیارت کرنیوالے عقیدتمندوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں اور ادھر مسجد کے ایک عقبی دروازے پر مجلس انتخاب کے ارکان کا ایک ہجوم تھا۔ ایک ایک شخص کی باقاعدہ شناخت ہوتی تھی اور پھر اس کو اندر جانے کی اجازت دی جاتی تھی۔ یہ سلسلہ تقریباً سات بجے سے شروع تھا اور دو گھنٹے جاری رہا۔ اس دوران اور اجلاس کے اختتام تک "مسجد" کے تمام دروازے بند تھے کھڑکیاں اور روشن دان بھی بند تھے۔ اور دروازوں سے مسلح خدام پہرہ دے رہے تھے

اجلاس ۵۵ منٹ جاری رہا۔ اس دوران کیا کچھ ہوا اس کا علم مجلس کے ارکان کے سوا کسی کو نہیں اتنا معلوم ہو سکا کہ مرزا ناصر احمد کے علاوہ ایک نام اور تجویز کیا گیا تھا لیکن دو سو پانچ میں سے "واضح اکثریت" نے فیصلہ دیا کہ خلافت مرزا غلام احمد کے پوتے ہی کا حق ہے اس فیصلے کا جب اعلان کیا تو مجھے معاً "تالمود کی پیشگوئی" یاد آ گئی جس کے متعلق مجھے بتایا گیا تھا کہ مرزا غلام احمد نے اپنی کتابوں میں اس کا تذکرہ کیا تھا۔

پیشگوئیاں درست ثابت کرنا احمدیہ فرقے کا بنیادی مشن ہے اور اس مشن کی وضاحت خود مرزا ناصر احمد صاحب نے انتخاب سے اگلے روز ایک مختصر ملاقات میں کی۔ ان کا کہنا ہے کہ پیشگوئیوں کی سچائی منطق یا دلیل سے نہیں بلکہ معجزہ سے ثابت ہوتی ہے اور یہ سامان جماعت احمدیہ کے پاس موجود ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اکسیر اولاد نرینہ * اولاد نرینہ کے لئے مجرب دوا
قیمت مکمل کورس ۱۵/ پندرہ روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

"تاریخ احمدیت"

(جلد ششم) خلافت ثالثہ کے پہلے سالانہ جلسہ کا بہترین علمی تحفہ جس کا ہر احمدی گھر میں ہونا ضروری ہے ربوہ کے ہر کتب فروش سے حاصل کیجئے۔

صفحات پونے آٹھ سو۔ تصاویر ۱۹ نقشے ۲ ہدیہ صرف دس روپے (مجلد) ادارۃ المصنفین ربوہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

اس سال شعبہ تربیت کی سکیم میں یہ بات خصوصی طور پر رکھی گئی ہے کہ مجالس میں حسب ضرورت زیادہ سے زیادہ تعداد میں مساجد و مراکز نماز قائم کئے جائیں۔ لہذا اس سلسلہ میں تمام قائدین و عہدیداران مجالس مقامی کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ دس جنوری ۱۹۶۶ء سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل کوائف سے مرکز کو مطلع کریں۔ تاکید ہے۔

۱۔ تعداد کل خدام
۲۔ تعداد مساجد و دیگر مراکز نماز
۳۔ تعداد خدام جو مساجد یا مراکز نماز سے دور رہتے ہیں۔
۴۔ تمام علاقہ جات جہاں مراکز نماز قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالے آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارے رواں سال کا پہلا مہینہ (نومبر) گذر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت سی مجالس کی طرف سے ماہ نومبر کا چندہ مرکز میں وصول نہیں ہوا۔ تمام مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ ماہ نومبر کا چندہ جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

نیز ماہ دسمبر کے چندہ کی وصولی کی طرف ابھی سے توجہ دیں۔ اور کوشش کریں کہ وصول شدہ رقوم جلسہ سالانہ پر ساتھ لیتے آئیں یا جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے روانہ کر دیں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

روحانی خزائن بصورت سیٹ

ملفوظات
حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مکمل سیٹ ستر (۷۰) روپے میں

ہم بمسرت احباب جماعت کو یہ خوشخبری سنا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرح اب حضور علیہ السلام کے ملفوظات بھی سلسلہ وار بصورت سیٹ شائع کر رہے ہیں ملفوظات کا یہ سیٹ دس جلدوں میں ختم ہوگا۔ جن میں سے آٹھ جلدیں شائع ہو گئی ہیں۔ اور باقی بھی انشاء اللہ جلد شائع ہو کر قارئین کے استفادہ کے لئے منظر عام پر آنے والی ہیں۔

ہم اپنے کرمفرماؤں سے درخواست کرتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے حضور علیہ السلام کی کتب کے سیٹ خرید فرمائے ہیں وہ "ملفوظات" کے سیٹ بھی خرید کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں اور شکریہ کا موقع دیں۔ یہ سیٹ جہاں آپ کی علمی اور روحانی ترقی کا موجب ہوگا۔ وہاں آپ کی نسلوں کی دینی اور روحانی تربیت و ترقی کا موجب بھی ہوگا۔ امید ہے کہ احباب ان گرانقدر جواہر پاروں کو حاصل کر کے ہمیں شکریہ کا موقع دیں گے۔ ملفوظات کی ہر جلد کی قیمت آٹھ روپے ہے۔ اور جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سیٹ کے خریدار ہیں۔ ان کے لئے سات روپے فی جلد ہے

ملنے کا پتہ:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

عطاران مشرق رجسٹرڈ ربوہ

کی مایہ ناز تحفے:

۱۔ روغن سرسوں کچی گھانی (خوشبودار سو فیصد خالص) ——— ایک روپیہ چھ آنے

۲۔ روغن آملہ ——— ایک روپیہ دس آنے

۳۔ خورشید ہیئر آئل (متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ) ——— اڑھائی روپے

مضر صحت اجزا کی آمیزش سے بالکل پاک

مکمل گارنٹی کے ساتھ

سٹاکسٹ:

◎ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

◎ نوید جنرل سٹور ربوہ

ہوا کشتی

"لا علاج مریض" ضرور پڑھیں

— کیا دوا آپ پر صرف چند دن اثر کر کے پھر بے اثر ہو جاتی ہے؟
— یا وقتی فائدہ دیتی ہے اور آپ اُسے ہمیشہ کھانے پر مجبور ہیں؟

دونوں صورتوں میں ہومیوپیتھک دوا سے مکمل شفا ممکن ہے۔ کیونکہ اونچی سے اونچی طاقتوں میں تیار ہونے کی وجہ سے ہومیوپیتھک دوا نہ تو کسی مرحلہ پر بے اثر ہوتی ہے اور نہ ہی انسان اس کا عادی ہوتا ہے ——— ہر قسم کی مفرد اور مجرب پیٹنٹ ہومیوپیتھک ادویات مثلاً

۱ ★ طاقت کی ادویات (TONICS)	۲ ★ عورتوں کی ادویات
۳ ★ بچوں کی ادویات	۴ ★ پیٹ کی بیماریوں کی ادویات
۵ ★ دانتوں کی تکالیف کی ادویات	۶ ★ پرانی دردوں کی ادویات
۷ ★ گردے اور پتھریوں کی دوا	۸ ★ جلدی بیماریوں کی ادویات
۹ ★ آنکھ اور کان کی بیماریوں کی ادویات	۱۰ ★ دفتی اور دخوری بیماریوں کی ادویات

حتی کہ ہر لاعلاج بڑی بڑی بیماریوں مثلاً انجماد، منہ کھر، گل گھوٹو، کتا اور زہر باد وغیرہ کی اکسیر ادویات نیز ہومیوپیتھک کتب اور متعلقہ سامان ہم سے حاصل کریں ——— معائنہ، مشورہ اور لٹریچر مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی لاہور ربوہ

"الفضل" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

نمایاں کامیابی

میرے بھتیجے مرزا منیر احمد پسر مرزا نصیر احمد سپرنٹنڈنٹ جنرل ہائی کورٹ پشاور نے امسال پشاور یونیورسٹی کے انجینئرنگ سال سوم الیکٹریکل کے امتحان میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں فائنل ایئر میں بھی نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین

خاکسار

مرزا عزیز احمد از سول کوارٹرز پشاور

معجون نوفل ★ سیلان الرحم لیکوریا کیلئے مفید دوائی ★ قیمت مکمل کورس ۵/- روپے ★ دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ

مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(چوبیس جلدوں میں) رعایتی قیمت /۱۹۰ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ :- الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں اور اسلامیہ کالج بدوملہی کے درمیان ورزشی مقابلے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے طلباء نے اپنے علاقے میں متعدد مرتبہ ورزشی مظاہرے کر کے ایک نام پیدا کر لیا ہے۔ گزشتہ ہفتہ پاکستان آرمی انجینئرنگ کور کے جوانوں سے ہمارا کبڈی کا میچ ہوا۔ جس میں کالج کو ۱۲ پوائنٹ سے فتح حاصل ہوئی۔ کل اسلامیہ کالج بدوملہی کے ساتھ کبڈی کا ایک شاندار میچ ہوا۔ جس میں سخت مقابلے کے بعد کالج کو ۲ پوائنٹ سے فتح حاصل ہوئی۔ الحمدللہ۔ کالج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدہ اثر ہوا ہے۔ تعلیمی اور تدریسی لحاظ سے بھی کالج کے طلباء اس علاقے میں بہت عمدہ اثر پیدا کر رہے ہیں۔

(پرنسپل)

کلام محمود (عکسی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ روحانی منظوم کلام خوشنما اور جاذب نظر بلاک کی طباعت میں شائع کیا گیا ہے۔

کاغذ سفید۔ ٹائٹیل خوبصورت سہ رنگا

قیمت :- صرف ۲۵ / ۱

جلسہ سالانہ پر تاجران کتب سے حاصل فرمائیں

ارشاد گرامی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظوم کلام کا یہ انتخاب ملک محمد عبداللہ صاحب نے بلاک کی طباعت میں شائع کیا جائے۔ جو خوبصورت اور دیدہ زیب ہے... احباب کو چاہیئے کہ اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں"

مکتبہ لیسرنا القرآن دار الرحمت وسطی ربوہ

پشاور یونیورسٹی کے احمدی طلباء کے والدین متوجہ ہوں،

تمام احمدی طلباء جنہوں نے امسال پشاور یونیورسٹی کے کسی بھی شعبہ میں داخلہ لیا ہو کے والدین سے درخواست ہے کہ وہ ایسے طلباء کے اسماء سے مکرم ارشاد احمد صاحب سیکنڈ ایئر انجینئرنگ پریذیڈنٹ احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کو مطلع فرمائیں تاکہ انہیں ایسوسی ایشن کے دینی اور علمی پروگراموں میں شامل کیا جا سکے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ پشاور)

حکیم عبدالقادر کاغانی (سید مٹھا بازار لاہور والے)

حال ٹالی بورہ لاہور کی تیار کردہ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

و دیگر ادویات ہر قسم یہاں سے خریں۔

مرزا نصر اللہ بیگ کریانہ مرچنٹ

گراسی پلاٹ کچا گول بازار۔ ربوہ ضلع جھنگ

زد جام عشق

ایک بے مثل اور لاثانی دوا ۔۔ ۴ روپے

طلاء اکسیر

زندگی اور حرارت کا سرچشمہ ۔۔ ۲ روپے

مولادی گولیان

بہترین مقوی اعصاب دوا ۔۔ ۵ روپے

حب جواہر مہرہ

قلب و دماغ اور معدہ کا ہمدم ساتھی۔ سو گولیاں ۔۔ ۳ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اپنا خریداری نمبر نوٹ کر لیں

بنیجر الفضل سے خط و کتابت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے

(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں،

یو ایس اے میں پوسٹ گریجویٹ تعلیم کے لئے اوارڈ

تعلیم ستمبر ۶۶ء سے دفر لیشنز کے لئے ۶۶-۶۷ء اسے)

تفصلات کا پمفلٹ یونائیٹڈ سٹیٹس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان پاکستان ۸۳ ایس آئی لائنز صدر کراچی سے ۹×۴ سائز کا ۲۵ پیسے کی ٹکٹوں والا لفافہ بھیج کر درخواستیں ۱۵ / ۲ / ۶۶ تک۔ فزلشپز ۱۵ / ۳ / ۶۶ تک (ٹ ۲ / ۱۲ / ۶۵)

ناظر تعلیم ربوہ

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید ربوہ میں روپیہ کیوں رکھا جائے ؟

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا اولین فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اپنے بچوں کے لئے چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی جمع کر سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں باقی تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید ربوہ سے رجوع فرمائیں

(خاکسار افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

نورانی کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

- آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
- متعدد جڑی بوٹیوں کا مجموعہ جو عرصہ ساٹھ سال سے استعمال ہو رہا ہے
- خارش، پانی بہنا، ضعف بصارت وغیرہ امراض کا بہترین علاج
- بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ترین سرمہ

قیمت دس آنہ، اور سوا روپیہ

تیار کردہ:- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

مشہور نور والوں کا نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

مینیجر

درخواست دعا

میری والدہ کچھ دنوں سے کھانسی اور بخار کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔

احباب سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد انور حق گنج مغلپورہ

۲ - خاکسار کی بیوی سر میں چکر اور درد کمر اور دیگر عوارض بیمار ہے نیز خاکسار کا پوتا بھی بیمار ہے احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

چوہدری احمد شریف احمدی نیو مزدا الرحمٰن گوجرانوالہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی جسے جماعتی تقریبات کے ہر موقع پر تعاون کا شرف حاصل رہا ہے

کی نئی وارد بسوں میں سفر کریں۔ یہ آپ کی اپنی کمپنی ہے

وکالتِ تبشیر کی طرف سے مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

ربوہ ــــــ مورخہ ۶ دسمبر بروز سوموار بعد نماز عصر کمیٹی روم تحریک جدید میں وکالت تبشیر کی طرف سے حال ہی میں بیرون پاکستان سے واپس آنے والے مبلغین اور عنقریب اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے غیر ممالک کو روانہ ہونے والے مبلغین کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی ملی جلی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس تقریب میں شمولیت فرما کر اپنے ایمان افروز خطاب اور زرّیں ہدایات سے مبلغین اسلام کو نوازا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔

اس کے بعد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نائب وکیل التبشیر نے اڈریس پیش کرتے ہوئے بیرون پاکستان میں لمبا عرصہ تک فریضہ تبلیغ ادا کر کے واپس آنے والے مبلغین کو خوش آمدید کہا ان میں سے محترم مولوی عبد الکریم صاحب شرما محترم ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق اور محترم قاضی نعیم الدین صاحب مشرقی افریقہ میں اور محترم سید محمد ہاشم صاحب بخاری مغربی افریقہ میں تبلیغی خدمات سر انجام دیتے رہے ہیں۔ محترم نائب وکیل التبشیر صاحب موصوف نے جناب عبد الستار صاحب سوکیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس کو بھی خوش آمدید کہا جو کہ حال ہی میں مرکز سلسلہ کی زیارت اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے مع اہل و عیال لمبی مسافت طے کر کے ربوہ تشریف لائے ہیں۔ اسی طرح محترم نائب وکیل التبشیر صاحب انشاء اللہ عنقریب بیرون پاکستان روانہ ہونے والے مبلغین محترم مولوی نور الحق صاحب انور، محترم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد محترم مولوی منیر الدین صاحب ایم اے، محترم حافظ محمد سلیمان صاحب اور محترم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب کو پُرخلوص دعاؤں سے الوداع کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں گذارش کی کہ وہ ہمیں اپنی نصائح سے نوازیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد تقریباً نصف گھنٹہ تک خطاب فرماتے ہوئے مبلغین کو نہایت قیمتی اور مفید ہدایات اور نصائح سے نوازا۔ تقریر کا آغاز کرتے ہوئے آپ نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک بہت بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ ہر احمدی کا دل پہلے کی نسبت زیادہ ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اپنے رب سے یہ عہد باندھ چکا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے اس کام کو پہلے سے بھی عظیم تر جدوجہد اور دعاؤں کے ساتھ جاری رکھیں گے اور آگے بڑھائیں گے۔

جب کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارتیں دی ہیں یہ سلسلہ اور اسلام کی اشاعت کا غلبہ روز بروز انشاء اللہ بڑھتا چلا جائے گا اور جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا اسلام اور احمدیت دنیا پر غالب آجائے گی۔ یہ تو الٰہی نوشتہ ہے آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے اور زمین منتظر ہے کہ وہ فیصلہ جو آسمان پر ہوا ہے اپنی پوری شان کے ساتھ زمین پر مسلط ہو جائے اور دنیا دیکھے گی کہ ایک غیر معروف انسان کو خدا نے جب کھڑا کر کے یہ کہا تھا کہ اٹھ اور اسلام کو دنیا پر غالب کر تو جو آواز اس بندے کے کان میں پڑی تھی وہ شیطان کی آواز نہیں تھی بلکہ وہ خدائے واحد و یگانہ اور خدائے قادر و قدیر کی آواز تھی اور دنیا کی تمام مخالفتوں کے باوجود وہ آواز آہستہ آہستہ پھیلنی شروع ہوئی اور پھیلتی چلی گئی یہاں تک کہ دنیا کی تمام آوازوں پر غالب آگئی اور غالب آتی چلی جارہی ہے اور انشاء اللہ ایک دن کلی طور پر ہر دوسری آواز کو دبا کر رکھ دے گی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باہر سے آنے والے مبلغین کو ان کے پاکستان میں عرصہ قیام کے دوران ان پر عاید ہونے والی ذمہ داریوں میں سے دو اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایک تو آپ یہ سمجھیں کہ یہ زمانہ ریفریشر کورس ATTEND کرنے کا زمانہ ہے اور وہ کورس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب، تفسیر کبیر، اور خلفائے احمدیت کی دوسری کتب ہیں۔ آپ اس عرصہ میں ان کتب یا ان کے ایک بڑے حصہ میں سے گزرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ بڑا ضروری ہے آج ہم ان دلائل، آج ہم ان ہتھیاروں کے بغیر، آج ہم قرآن کریم کی اس تفسیر کے بغیر جو خدا کے مسیح نے ہمارے ہاتھ میں دی ہے دنیا میں اسلام کو غالب نہیں کر سکتے۔ پس جو ہتھیار اور تلوار خدا تعالیٰ نے ادیانِ باطلہ کو ختم کرنے کے لئے ہمارے ہاتھ میں دی ہے انہیں اس عرصہ قیام مرکز میں صیقل کرنے کی کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا آنے والے مبلغین پر یہ ذمہ داری بھی عاید ہوتی ہے کہ وہ پاکستان کے مکینوں پر یہ بات واضح کریں کہ بیرون ممالک میں بسنے والی حق کی متلاشی روحیں کس طرح تڑپ رہی ہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے شروع سے ہی مختلف ممالک سے یہ مطالبات آتے رہتے ہیں کہ ہمارے پاس اور مبلغ بھجواؤ۔ ابھی مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی اور بعض دوسرے ممالک سے ہو کر آئے ہیں انہوں نے مجھ پر زور دیا ہے کہ نجی میں کم از کم چار مبلغ اور جانے چاہئیں کیونکہ وہ ملک احمدیت کو قبول کرنے کے لئے تیار نظر آرہا ہے اور عوام کی اس طرف توجہ ہے۔ اسی طرح پر اور بھی کئی ممالک ہیں جہاں پر دو، دو چار چار اور دس دس مبلغین کی ضرورت ہے۔ پس ضرورت ہے درد مند اور مخلص دل رکھنے والے احمدی نوجوانوں کی جن کے دلوں میں اسلام کو پھیلانے کی تڑپ ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے باہر جانے والے مبلغین کو فرمایا "جو میرے بھائی باہر جا رہے ہیں ان کو میں یہ نصیحت کروں گا کہ آپ پاک، اسلام کی فوج کے مجاہد ہیں آپ اس پاک ہستی کی نمائندگی کرتے ہوئے باہر جا رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے "امن کا شہزادہ" لقب عطا فرمایا ہے۔ پس آپ کا بڑا فرض یہ ہے کہ آپ اپنے دل میں اخوت اور ہمدردی کے جذبہ کو اس حد تک پہنچائیں کہ جس سے بھی آپ کا تعلق ہو یا جسے بھی آپ ملیں یا باتیں کریں اسے یہ یقین ہو جائے کہ یہ شخص خواہ غلطی پر ہے یا حق پر لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ میرا ہمدرد اور خیر خواہ۔ اگر آپ اپنے ماحول میں یہ فضا پیدا کر لیں تو پھر دنیا آپ کی بات سننے کے لئے تیار ہو گی لیکن اگر وہ یہ سمجھیں کہ آپ اپنا کوئی فائدہ حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ یا وہ یہ سمجھیں کہ آپ اپنے آپ کو حاکم یا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں یا وہ یہ سمجھیں کہ آپ محبت کی بجائے ان سے نفرت کرتے ہیں یا وہ یہ سمجھیں کہ آپ خیر خواہی کی بجائے ان سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں تو وہ کیوں آپ کے قریب آئیں گے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قوتِ جذب عطا فرمائے یہ بڑی چیز ہے اور خدا تعالیٰ سب سے زیادہ یہ قوت اپنے ماموروں کو اور اپنے صالح بندوں کو عطا کرتا ہے اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر جو جذب کی قوت اللہ تعالیٰ نے رکھی تھی وہ اُس وقت نہیں کھینچتی تھی اس زمانہ میں بھی ہمیں کھینچ لیتی ہے۔ قرآن کریم پڑھتے ہوئے اور احادیث کا مطالعہ کرتے ہوئے بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑی زبردست قوت ہے جس نے ہمارے دل پر قبضہ کیا ہے، ہمیں کھینچ کھینچ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جا رہی ہے

ہر مبلغ جو تبلیغ کے لئے باہر جاتا ہے اسے ہر وقت یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا مجھے ایسی راہوں پر چلا میرے دماغ میں ایسے خیالات پیدا کر میرے جسم سے ایسی شعاعیں نکال کہ جو لوگوں پر اس رنگ میں بھی اثر پیدا کرنے والی ہوں کہ وہ میری طرف کھچے چلے آئیں اور میرے ساتھ ان کا ایک دلی تعلق پیدا ہو جائے تاکہ وہ میری باتوں کو محبت اور غور سے سنیں۔

اپنے اس ایمان افروز خطاب کے اختتام پر آپ نے مبلغین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا "آپ کے پیچھے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا ہاتھ ہے۔ پس کتنا شکر اور کتنی حمد آپ کے دل میں پیدا ہونی چاہیئے اور کتنی خود اعتمادی آپ کے دل میں پیدا ہونی چاہیئے اگر واقع میں آپ یہ مقام توکل پیدا کر لیں تو دنیا آپ کے وجود سے کتنے اچھے نتائج دیکھ سکتی ہے۔ خدا کرے کہ وہ لوگ جو جہنم کا ایندھن ہیں آپ انہیں اس سے نکال کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی، اس کی رضا اور اس کے قرب کی جنت کی طرف لے جانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اسلام کی خدمت کی ہمیشہ توفیق عطا کرتا رہے آمین۔

نماز مغرب سے کچھ قبل یہ سادہ لیکن پُر وقار اور پُر کیف تقریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ (محمود احمد جہلمی سیکرٹری وکیل التبشیر ربوہ)

---

8 ۵
مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن مائنٹنٹ
پوسٹ بکس نمبر 8 ملتان

نقشہ فرودگاہ مہمانانِ کرام جلسہ سالانہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء

قیام گاہ	نام جماعت
۱۔ جامعہ احمدیہ	جھنگ ضلع و شہر۔ ڈیرہ غازی خاں ضلع و شہر۔ لائل پور شہر
۲۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ	شیخوپورہ ضلع و شہر۔ لائل پور ضلع
۳۔ تعلیم الاسلام کالج	لاہور ضلع و شہر۔ کیمل پور ضلع و شہر۔ بہاولپور ڈویژن۔ آزاد کشمیر۔
۴۔ فضل عمر ہوسٹل	گوجرانوالہ ضلع و شہر، راولپنڈی ضلع و شہر۔ ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن، کوئٹہ۔ قلات، ضلع ہزارہ۔
۵۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول	منٹگمری ضلع و شہر۔ ملتان ضلع و شہر۔ جہلم ضلع و شہر۔ خیرپور ڈویژن حیدرآباد ڈویژن
۶۔ بشیر ہال ہائی سکول	گجرات ضلع و شہر
۷۔ بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول	سیالکوٹ ضلع و شہر
۸۔ دار الضیافت جدید عمارت	سرگودھا ضلع و شہر۔ کراچی ڈویژن، مشرقی پاکستان
۹۔ دفتر انصار اللہ مرکزیہ	پشاور ڈویژن (ماسوا ضلع ہزارہ)
پرائمری سکول دار الرحمت وسطی	۔ مظفر گڑھ ضلع و شہر۔ میانوالی ضلع و شہر،

۱۰۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ کے مشورہ کے بعد یہ نقشہ ترتیب دیا گیا ہے۔ (ناظم مکانات)